وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنّفہ
حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باهتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کی ہر فرد میں سرایت کیئے ہے ۔ پس حضور علیہ السلام نمازوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں نمازی کو چاہیئے کہ اس معنے سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے کامیاب ہو جاوے ۔ احیاء العلوم جلد اوّل باب چہارم فصل سوم نماز کی باطنی شرطوں میں امام غزالی فرماتے ہیں ۔ وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَشَخْصَهُ الْكَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور اپنے دل میں نبی علیہ السلام کو اور آپ کی ذات پاک کو حاضر جانو اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اسی طرح مرقاۃ باب التشہد میں ہے ۔ مسک الختام میں نواب صدیق حسن خاں بھوپالی وہابی صفحہ ۲۴۴ پر وہ ہی عبارت لکھتے ہیں جو ہم نے ابھی آشعۃ اللمعات کی التحیات کے بارے میں لکھی کہ نمازی کو چاہیئے کہ حضور کو حاضر و ناظر جان کر التحیات میں سلام کرے پھر یہ شعر لکھتے ہیں ؎

در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست ۔ می بینمت عیان و دعا می فرستمت

عشق کی راہ میں دور و قریب کی منزل نہیں ہے ۔ میں تم کو دیکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں !

علامہ شیخ محمد فرماتے ہیں ۔ وَخُوْطِبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَاَنَّهٗ اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّهٗ تَعَالٰی یَكْشِفُ لَهٗ عَنِ الْمُصَلِّیْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ حَتّٰی یَكُوْنَ كَالْحَاضِرِ یَشْهَدُ لَهُمْ بِاَفْضَلِ اَعْمَالِهِمْ وَلِیَكُوْنَ تَذَكُّرُ حُضُوْرِهٖ سَبَبًا لِمَزِیْدِ الْخُشُوْعِ وَالْخُضُوْعِ ۔

حضور علیہ السلام کو نماز میں خطاب کیا گیا شاید کہ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اُمت میں سے نمازیوں کا حال آپ پر ظاہر فرما دیتا ہے ۔ حتیٰ کہ آپ مثل حاضر کے ہوتے ہیں اس کے اعمال کو سمجھتے ہیں اور اس لیئے کہ آپ کی حاضری کا خیال زیادتی خشوع و خضوع کا سبب ہو جاوے ۔

مسئلہ حاضر و ناظر پر بعض فقہی مسائل بھی موقوف ہیں ۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ زوج مشرق میں ہو اور زوجہ مغرب میں اور بچہ پیدا ہو ۔ اور زوج کہتا ہے کہ بچہ میرا ہے تو بچہ اُسی کا ہے کہ شاید یہ ولی اللہ ہو اور کرامت سے اپنی بیوی کے پاس پہنچا ہو ۔ دیکھو شامی جلد دوم باب ثبوت النسب ۔ شامی جلد سوم باب المرتدین مطلب کرامات اولیاء میں ہے ۔

وَطَیُّ الْمَسَافَةِ مِنْهُ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ وَیَدُلُّ عَلَیْهِ مَا

اور راستہ طے کرنا بھی اسی کرامت میں سے ہے حضور کے فرمانے کی وجہ سے کہ میرے لیئے زمین سمیٹ دی گئی ۔

قَالُوْا فِيْمَنْ كَانَ فِي الْمَشْرِقِ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً بِالْمَغْرِبِ فَاَتَتْ بِوَلَدٍ يَلْحَقُهٗ وَفِي التَّتَارْخَانِيَةِ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ تُؤَيِّدُ الْجَوَازَ۔

اس پر وہ مسئلہ دلالت کرتا ہے جو فقہاء نے کہا کہ کوئی شخص مشرق میں ہو اور مغرب میں رہنے والی عورت سے نکاح کرے پھر وہ عورت بچہ جنے تو بچہ اس مرد سے ملحق ہوگا اور تتارخانیہ میں ہے کہ یہ مسئلہ اس کرامت کے جائز ہونے کی تائید کرتا ہے۔

شامی بیچ مقام وَالْاِنْصَافُ مَاذَكَرَهُ الْاِمَامُ النَّسَفِيُّ حِيْنَ سُئِلَ عَمَّا يُحْكٰى اَنَّ الْكَعْبَةَ كَانَتْ تَزُوْرُ وَاحِدًا مِنَ الْاَوْلِيَاءِ هَلْ يَجُوْزُ الْقَوْلُ بِهٖ فَقَالَ نَقْضُ الْعَادَةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْكَرَامَةِ لِاَهْلِ الْوِلَايَةِ جَائِزٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ۔

انصاف کی بات وہی ہے جو امام نسفی نے اس وقت کہی جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ کعبہ ایک ولی کی زیارت کرنے جاتا ہے کیا یہ کہنا جائز ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے لیے خلاف عادت کام کرامت کے طریقہ پر اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کعبہ معظمہ بھی اولیاء اللہ کی زیارت کرنے کے لیے عالم میں چکر لگاتا ہے تفسیر روح البیان سورہ ملک کے آخر میں ہے۔

قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ وَالرَّسُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ الْخِيَارُ فِيْ طَوَافِ الْعَالَمِ مَعَ اَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ لَقَدْ رَاٰهُ كَثِيْرٌ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ

امام غزالی نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام کو دنیا میں سیر فرمانے کا اپنے صحابہ کرام کی روحوں کے ساتھ اختیار ہے آپ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

انباہ الاذکیاء فی حیات الاولیاء میں علامہ جلال الدین سیوطی صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں۔

اَلنَّظَرُ فِيْ اَعْمَالِ اُمَّتِهٖ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَالدُّعَاءُ بِكَشْفِ الْبَلَاءِ عَنْهُمْ وَالتَّرَدُّدُ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالْبَرَكَةِ فِيْهَا وَحُضُوْرُ جَنَازَةِ مَنْ صَالِحِيْ اُمَّتِهٖ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ مِنْ اَشْغَالِهٖ كَمَا وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثُ وَالْاٰثَارُ۔

اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا ان کے لیے گناہوں سے استغفار کرنا ان سے دفع بلا کی دعا فرمانا اطراف زمین میں آنا جانا اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مر جاوے تو اس کے جنازے میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ السلام کا مشغلہ ہیں جیسے کہ اس پر احادیث اور آثار آئے ہیں۔

امام غزالی المنقذ من الضلال میں فرماتے ہیں ہمارا باب تو۔ مشاہدہ می کنند در بیداری انبیاء و ملائکہ را